پاکستان - قزاقستان: باہمی تعاون کے امکانات

ستمبر کے اواخر میں قزاقستان کی "نیشنل اکیڈمی آف سائنسز" کے سربراہ سگادئیف کانجیگلی "سائنس، ٹیکنالوجی اور اعلیٰ تعلیم کے شعبوں میں پاکستان - وسطی ایشیا باہمی تعاون" کے موضوع پر علاقائی میٹنگ میں شرکت کے لیے پاکستان تشریف لائے۔ قزاقستان کی نیشنل اکیڈمی آف سائنسز ٹیکنالوجی اور سائنسی تحقیق کے میدان میں ملک کا سب سے بڑا ادارہ ہے۔ اس ادارے کے سربراہ کی حیثیت سے جناب سگادئیف کو ملک کی سائنس اور ٹیکنالوجی کے سلسلے میں پالیسیوں کی تشکیل میں ایک اہم حیثیت اور مقام حاصل ہے۔

سابق سوویت یونین کے زوال اور اس کے نتیجہ میں وجود میں آنے والی سیاسی اور معاشی لحاظ سے آزاد وسط ایشیائی ریاستوں نے ابتداء ہی سے پاکستان سمیت پڑوس کے اسلامی ممالک کے ساتھ مضبوط بنیادوں پر تعلقات کے قیام کی کوششیں شروع کر دی تھیں۔ جناب سگادئیف مختلف شعبوں میں پاکستان اور وسطی ایشیا کے درمیان باہمی تعاون کے امکانات سے متعلق خاصے پُراُمید ہیں۔ ان کے خیال میں ایٹمی ٹیکنالوجی کے شعبہ میں تحقیق کے سلسلہ میں خاص کر پاکستان اور قزاقستان کے درمیان دوطرفہ تعاون کے روشن امکانات ہیں۔

انگریزی روزنامہ "دی نیشن" سے بات چیت کرتے ہوئے جناب سگادئیف نے کہا "ہم آپ کے ساتھ ایٹمی توانائی اور خلائی تحقیق کے میدانوں میں تعاون کر سکتے ہیں اگرچہ موخرالذکر ایک نسبتاً "مہنگی سرگرمی" ہے"۔ سابق سوویت یونین کے خلائی سیارے چھوڑنے والے اکثر سٹیشن وسط ایشیائی ریاستوں میں واقع تھے۔ اس پس منظر میں جناب سگادئیف کہتے ہیں "ہمارے پاس خلائی تحقیق کے متعدّد ماہرین ہیں جن میں خلانورد بھی شامل ہیں"۔

سرد جنگ کے خاتمے اور سوویت یونین کے زوال کے بعد مغرب کی طرف سے کیے جانے والے اس پروپیگنڈہ کے تناظر میں، کہ وسطی ایشیا کے مسلمان ایٹمی سائنسدانوں کو پاکستان اور ایران میں (جنہیں مغرب ایٹمی ہتھیاروں کے پھیلاؤ کے لیے ذمہ دار ٹھہراتا ہے) ملازمتیں فراہم کی گئی ہیں، جنب سگادئیف نے کہا۔ "جہاں تک قزاقستان کا تعلق ہے اس نے اپنے آپ کو غیر ایٹمی ملک قرار دے دیا ہے۔ اس لیے قزاقستان پاکستان کی امداد کرنے میں کسی تردّد کا اظہار نہیں کرے گا کیونکہ قزاقستان پاکستان کے ساتھ مضبوط ترین تعلقات کے قیام کا خواہاں ہے"۔ انہوں نے کہا "مجھے پاکستان

کے سائنسی تحقیق کے اداروں کا دورہ کرتے ہوئے خوشی ہوگی۔ پاکستان کے سائنسدان بھی قزاقستان کے سائنسی تحقیق کے اداروں میں ریسرچ و تحقیق کا کام کر سکتے ہیں"۔

جناب سگادئیف نے وسط ایشیائی ریاستوں اور پاکستان کے درمیان سائنسی معلومات کے تبادلہ کے لیے ایک مشترکہ سنٹر کے قیام کی تجویز پیش کی۔ واضح رہے کہ قزاقستان نے ابھی تک ایٹمی ہتھیاروں کے عدم پھیلاؤ (NPT) کے معاہدہ پر دستخط نہیں کیے ہیں۔

مستقبل میں روسی بالادستی کے خطرہ کے پیشِ نظر شروع میں قزاقستان کی سرزمین میں نصب ایٹمی ہتھیاروں کی روس منتقلی کے معاملہ پر قزاقستان اور روسی فیڈریشن کی قیادتوں میں اختلافات پیدا ہو گئے تھے۔ اس طرف اشارہ کرتے ہوئے قزاق سائنسدان جناب سگادئیف نے کہا "اب روس کے ساتھ ہمارا باہمی سلامتی اور ایک دوسرے کی سرحدوں کے احترام کا معاہدہ ہے۔ ہم پہلے ہی درمیانی مار کے تمام نیوکلیائی ہتھیار روس منتقل کر چکے ہیں، جبکہ آج کل ہم بین البرّاعظمی میزائلوں کی روس منتقلی کے عمل سے گزر رہے ہیں۔ روس اور ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے درمیان طے پانے والے ایٹمی ہتھیاروں میں کمی کے دو معاہدوں (START) کے تحت قزاقستان سے روس منتقل کیے جانے والے اکثر بین البرّاعظمی میزائلوں کو تباہ کر دیا جائے گا۔ روسیوں نے پہلے ہی ان درمیانی مار کے نیوکلیائی ہتھیاروں کو تباہ کر دیا ہے جو قزاقستان نے روس منتقل کیے تھے"۔

جناب سگادئیف نے کہا کہ ان کا ملک پاکستان کے ساتھ مشترک مذہب، تاریخ اور ثقافت کے رشتوں میں منسلک ہے اور اس لیے ان کے ملک کی خواہش ہے کہ وہ پاکستان کے ساتھ تعلقات کو مضبوط کرے۔ توانائی کے بحران پر قابو پانے کی غرض سے ایٹمی توانائی کے حصول کے لیے پاکستانی کوششوں اور اس سلسلہ میں قزاقستان کے تعاون کے حوالہ سے جناب سگادئیف نے کہا۔ "ہم تیل اور گیس جیسے روایتی وسائل سے توانائی کے حصول کے علاوہ شمسی توانائی جیسے غیر روایتی وسائل توانائی کے شعبوں میں بھی پاکستان کی مدد کر سکتے ہیں"۔ جناب سگادئیف کے خیال میں زراعت اور انجینئرنگ کے شعبوں میں بھی قزاقستان پاکستان کی امداد کر سکتا ہے۔ علاقائی سائنسدانوں کے اس اجتماع کے بارے میں قزاق سائنسدان نے کہا۔ "حالیہ میٹنگ اس لحاظ سے انتہائی اہم ہے کہ اس نے ہمیں پہلی دفعہ یکجا ہو کر ایک دوسرے کو اپنے اپنے تجربات سے آگاہ کرنے اور سائنس اور ٹیکنالوجی کے میدان میں تعاون کی نئی جہتوں کی تلاش کے مواقع فراہم کیے"۔

نومبر کے آخری ہفتے میں قزاقستان کی "سپریم کونسل" کے سربراہ جناب آسیش ککلی بائیف ایک وفد لے کر پاکستان آئے۔ انہوں نے صدر پاکستان، متعدّد سیاستدانوں اور حکومت کے اعلیٰ عہدیداروں سے ملاقاتیں کیں۔ اپنے اس دورے کے دوران جناب ککلی بائیف نے منگل ۲۹ نومبر کو لاہور میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ پاکستانی حکام کے ساتھ ملاقاتوں کے

نتیجے میں انہیں مسئلہ کشمیر کے صحیح تناظر کا پتہ چلا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ انہیں مسئلہ کشمیر کے سلسلے میں جو معلومات فراہم کی گئیں، ان کے پیشِ نظر اب حکومت قزاقستان کو اپنے موقف کی تحدید کے عمل میں آسانی ہو گی۔ انہوں نے کہا کہ ان کے ملک کو آزاد ہوئے صرف تین سال ہوئے ہیں اور ملک کی خارجہ اور داخلہ پالیسیاں ابھی تک تشکیل کے مراحل میں ہیں، جو بہرحال پڑوس کے ان اسلامی ممالک کے ساتھ خیر سگالی اور بھائی چارے پر مبنی ہوں گی جن کے ساتھ قزاقستان کے عوام مشترک تہذیب و ثقافت کے رشتوں میں بندھے ہوئے ہیں۔

جناب کلی بائیف نے کہا کہ اقتصادی پالیسیوں کی تشکیل کے حوالے سے قزاقستان یقیناً جنوب میں واقع پڑوسی مسلم ممالک کی طرف سے تعاون کو خوش آمدید کہے گا۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان اور قزاقستان کے درمیان تعاون باہمی مفادات کی نگہداشت میں اہم کردار ادا کرے گا۔ انہوں نے اقتصادی ترقی کے حصول کے لیے دونوں ممالک کے درمیان ٹیکنالوجی اور فنی مہارت کے تبادلے پر بھی زور دیا۔

روس - قزاقستان تعلقات کے حوالے سے جناب کلی بائیف نے کہا "یہ بات اب قصہ پارینہ بن چکی ہے کہ کوئی ملک دوسرے پر اپنی بالادستی قائم کرے۔ روس اور قزاقستان کے درمیان تعلقات کو بدلتے ہوئے عالمی تناظر میں آگے بڑھایا جائے گا۔ اگرچہ روس کے ساتھ برابری کی سطح پر معاملات طے کرنے میں پیچیدگیاں ہیں لیکن اُمید ہے کہ اس صورتِ حال پر قابو پالیا جائے گا۔ قزاقستان اور روس کے درمیان تیل کی تلاش (Oil Exploration) جیسے معاملات پر معاہدات ہو چکے ہیں اور اُمید ہے دونوں ممالک ان معاہدات کی پاسداری کریں گے۔ قزاقستان نہ صرف (روس کے ساتھ) دوطرفہ انتظامات کی پاسداری کرے گا بلکہ اپنی بین الاقوامی ذمہ داریوں کو محسوس کرتے ہوئے پڑوس کے ممالک (بشمول روس) کے ساتھ اپنے تعلقات ازسرِ نو استوار کرنے کی کوششیں بھی جاری رکھے گا"۔ انہوں نے کہا، قزاقستان اپنی معیشت کی بحالی اور بہتری کے لیے پڑوس کے ممالک سے تعاون کو خوش آمدید کہے گا۔ قزاقستان پاکستان کے کاروباری حضرات کو قزاقستان میں سرمایہ کاری کی دعوت دیتا ہے کیونکہ اسے اپنے اقتصادی ڈھانچے کی تعمیر کے عمل میں ان کے امداد و تعاون کی ضرورت ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ قزاقستان اور جنوب مشرقی ایشیا کے درمیان کراچی کی بندرگاہ کے ذریعے تجارتی راستوں کی بحالی کے موضوع پر متعدّد سطحوں پر مذاکرات ہو چکے ہیں اور اُمید ہے کہ اس سلسلہ میں پاکستان اور قزاقستان کے مفادات کو مدّ نظر رکھتے ہوئے مناسب اور قابلِ عمل راستہ تلاش کرلیا جائے گا۔

****